

تقریباً ڈیڑھ سو مال کا فرق ہے اور اس ڈیڑھ میو سال میں ہندوستان کا مسلم علمی معاشرہ کافی بدل گیا تھا۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے مخاطب اور تھے اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے مخاطب اور اور یہی چیز باعث تھی دونوں بزرگوں کے فقہ و حدیث میں اختلاف مسلک کی۔

عجالہ نافعہ کے فارسی متن کی تصحیح میں کوشش کی گئی ہے۔ اور اس کا اردو ترجمہ بڑا صاف اور روان ہے۔ جہاں تک ”فوائد“ کا تعلق ہے۔ آن کی ترتیب میں مرزا چشتی صاحب نے کاوش و تحقیق سے کام لیا ہے، اور اس سے ان کے وسعت مطالعہ کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

نور محمد، کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، کراچی نے کتاب کو بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے۔ اس کے بڑے سائز کے تقریباً ۶۵ صفحات ہیں۔ کاغذ، کتابت اور طباعت بڑی اچھی ہے۔ کتاب مجلد ہے۔ اور قیمت قسم اول پندرہ روپیے قسم دوم بارہ روپیے۔

(۲)

معارف الحدیث

احادیث نبوی کا ایک جدید انتخاب اردو ترجمہ اور تشریح کے ساتھ۔
تالیف مولانا منظور احمد نعمانی ناشر کتب خانہ الفرقان لکھنؤ۔

اسلامی تاریخ کے ان چودہ موسالوں میں اور آمتوں کی طرح مسلمانوں میں بھی بعض دینی عقائد، آن کی مختلف تعبیرات اور کئی ایک فقہی و قانونی مسئلوں میں باہم اختلافات رہے ہیں۔ اہل سنت والجماعت سے مسلمانوں کے دوسرے مذہبی فرقوں کو جو عقائدی اختلاف تھے، وہ سب کو معلوم ہیں۔ پھر خود اہل سنت والجماعت کے اندر، جو مسلمانوں کی غالباً اکثریت پر مشتمل ہے، جس طرح کلامی و فقہی اختلافات پیدا ہوئے، آن کی بھی ایک لمبی تاریخ ہے۔ اور ان کلامی و فقہی اختلافات کے بارے میں صدیوں تک اتنا لکھا جاتا رہا ہے۔ اور ان کی تائید و تردید کے آپس کے مناقشات پر اہل علم کا اس قدر وقت۔ قوت اور ذہنی و عملی صلاحیتیں ضائع ہوئی ہیں، اور خود اہل سنت والجماعت کے اندر ان کی وجہ سے اتنی

منافرت و عناد پیدا ہوا کہ آج جب ہم موجودہ بدلے ہوئے حالات میں کلامی و فقہی اختلافات کے اس ادب کو دیکھتے ہیں ۔ تو ہمیں اپنے عالی منزلت بزرگوں کی ان کوششوں پر دلی افسوس ہوتا ہے بہر حال وہ ایک زمانہ تھا، جو گزو گیا اپنی تمام اچھائیوں اور کوتاہیوں کے ساتھ ۔ جس دور سے اس وقت ہم گزر رہے ہیں، واقعہ یہ ہے کہ اُس کی ضرورتوں اور تقاضوں نے عہد سابق کے ان کلامی و فقہی اختلافات کی اہمیت بہت کم کر دی ہے ۔ اب زور ان چیزوں پر نہیں رہا، بلکہ جمہور کی عام فلاح و بہبود جس میں کہ اجتماعی، معاشی اور سیاسی مسائل پیش پیش ہوتے ہیں ۔ مقصود و مطلوب مجھی جاتی ہے ظاہر ہے ان بدلے ہوئے حالات میں سب سے بڑی ضرورت خود مسلمانوں کے باہم متعدد ہونے کی ہے، نہ صرف اہل سنت والجماعت کے، بلکہ مسلمان فرقوں کے متعدد ہونے کی اور اس کا صحیح ترین اور قریب ترین راستہ یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ دین اسلام کے آن بنیادی آصولوں کی طرف لوٹیں ۔ جو سب میں مشترک ہیں ۔ اور آن کی ایسی تعبیر کریں، جن سے گزشتہ مذہبی، کلامی اور فقہی اختلافات کا صحیح تجزیہ ہو جائے اور ان اختلافات کی تاریخی نوعیت سمجھ میں آجائے ۔

بر صغیر میں چالیس پچاس سال پہلے بالعموم اور اب بھی بعض بعض چمگوں میں بالخصوص مثل کے طور پر رفع یادیں، آمین بالجهرا اور اس طرح کے بعض دوسرے جزوی فقہی مسائل پر اہل سنت میں جو افسوس ناک ہنگامے ہوتے رہتے ہیں، آن کو خوش اسلوبی سے طے کرنے کی ضرورت کا کس دردمند مسلمان کو احساس لیپیں ہوگا۔ محترم مولانا محمد نظور نعمانی کی مرتب کردہ ۔ کتاب معارف الحدیث جلد موم میں ان مسائل پر جس طرح بحث کی گئی ہے ۔ اسے پڑھ کر خوشی ہوتی ہے کہ مولانا موصوف جیسے ہمارے علمائے کرام نے وقت کی ضرورت کو سمجھ لیا ہے اور وہ کم از کم فقہی مسائل میں آسی منزل کی طرف ہماری رہنمائی کرنے لگ گئے ہیں ۔ جن سے اہل سنت کے یہ اختلاف بطريق احسن دور ہو سکتے ہیں ۔

کتاب ”معارف الحدیث“ کی یہ تیسرا جلد ہے ۔ پہلی جلد ایمان و آخرت اور دوسری تزکیہ قلب و نفس اور اصلاح اخلاق کے متعلق تھی ۔ زیر

نظر جلد میں کتاب الطہارۃ اور کتاب الصلوۃ کا بیان ہے ان کتابوں میں مولانا موصوف نے اس بارے میں جملہ روایت مرتب کر دی ہیں۔ پھر آن کا اردو میں ترجمہ بھی کیا ہے۔ اور ساتھ ساتھ وہ ضروری تشریع کرتے گئے ہیں۔ جہاں تک اخلاقی مسائل کا تعلق ہے۔ اس ضمن میں آن کا مسلک یہ ہے۔ فرمائے ہیں۔

”آمین اور رفع یادین جو سے اختلافی مسائل کے بارے میں ناظرین کو ذہنی انتشار اور پریشان دماغی سے بچانے کے لئے جہاں کچھ لکھنا پڑا ہے۔ تو امکان بہر اس کی کوشش کی گئی ہے کہ مناظرانہ بحث کی شکل نہ بنے.....

”معارف الحدیث“ کی ان جلدوں میں زیادہ تر حدیثیں ”مشکوہ المصابیح“ سے لی گئیں ہیں۔ بعض حدیثیں ”جمع الفوائد“ سے ماخوذ ہیں اور چند ”کنز العمال“ سے بھی۔ بعض حدیثیں براہ راست صحاح کی کتابوں صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد وغیرہ سے بھی لی گئی ہیں۔ یہ وہی حدیثیں ہیں۔ جو ان الفاظ کے ساتھ مشکوہ یا جمع الفوائد میں مذکور نہیں ہیں۔

احادیث کی تشریع و تعبیر اور آن سے مسائل کیوضاحت میں مولانا محمد منظور نعمانی نے زیادہ تر حضرت شاہ ولی اللہ رح سے استفادہ کیا ہے اور اس ضمن میں مولانا موصوف کے پیش نظر شاہ صاحب کی مشہور کتاب ”حجۃ اللہ البالغہ“ رہی ہے۔ مولانا اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:-

”اس کتاب میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ“ اللہ علیہ نے حدیث کے مقاصد و مطالب کیوضاحت اور آس کی حکمت میں جو طریقہ اختیار کیا ہے، اس کی ایک خصوصیت تو یہی ہے۔ کہ آس سے اس دور کے ذہن بھی ہوری طرح مطمئن ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسری بڑی اور امام خصوصیت اس کی یہ ہے کہ آس کی روشنی میں است کے فقہاء و مجتہدین کے فقہی و اجتہادی اختلافات کی وقعی نوعیت سامنے آ جاتی ہے۔ اور ایسا نظر آئے لگتا ہے کہ

ان ائمہ کے یہ تمام فقہی مسلک ایک درخت کی قدرتی شاخیں یا ایک بڑے دریا سے نکلنے والی نہریں ہیں ۔ ان سب کا سرچشمہ ایک ہی ہے اور ان میں کوئی خلاف اور حقیقی اختلاف نہیں ہے ۔

مولانا نعمانی صاحب نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ ”ہماری درسگاہوں میں ابھی تک یہ ولی اللہی طریقہ رواج نہیں پاسکا ۔ حالاتکہ ہمارے اس دور کے ائمہ اللہ تعالیٰ کی یہ خاص الخاص نعمت ہے ۔“

فقہاء و مجتهدین کے فقہی و اجتماعی اختلافات کے معاملے میں ولی اللہی طریقے کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں بتون کے ساتھ ساتھ ان بتون کی مختلف احوال و ازمنہ میں جو تعبیر کی گئی ۔ اور آن سے جس طرح احکام اخذ ہوئے آن کا تاریخی پس منظر بھی ملحوظ رکھا جاتا ہے ۔ اس سے مختلف فقہاء و مجتهدین کے فقہی و اجتماعی اختلافات کی نوعیت واضح ہو جاتی ہے اور آن کو ان کے حقیقی موطن میں رکھ کر سمجھا جا سکتا ہے ۔

امین بالجھر یا بالسر اور رفع یادیں جیسے اختلافی مسائل کے بارے میں جن پر صدیوں سے قلمی ولسانی معرب کے ہوتے رہے ہیں ، اس کتاب میں بیچ کا وقف اختیار کیا گیا ہے فاضل مصنف لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طریقے ثابت ہیں اور آپ کے زمانے میں دونوں طرح عمل ہوا ہے ۔ اور ائمہ کے درمیان اختلاف صرف افضلیت میں ہے ، جواز سے کسی کو انکار نہیں ہے اور یقیناً ہمارے ائمہ سلف میں سے ہر ایک نے وہی رائے قائم کی ہے ، جس کو انہوں نے دیانت دارانہ غور و فکر اور تحقیق کے بعد زیادہ صحیح سمجھا ۔

رفع یادیں کے متعلق بھی مولانا نعمانی نے اسی رائے کا اثبات کیا ہے ۔ وہ فرماتے ہیں ۔ رفع یادیں اور ترک رفع یادیں دونوں عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور صحابہ کرام کے درمیان ترجیح و اختیار میں اختلاف اس وجہ سے ہوا ہے کہ ان میں سے بعض نے اپنے غور و فکر ” اپنے دینی و جدان و ادراک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات کے مطالعہ

و تجزیہ کی پنا پر یہ سمجھا کہ نماز میں اصل ترک رفع یادیں ہے اور رفع یادیں جب ہوا ہے وقتی اور عارضی طور پر ہوا ہے -

حضرت ابن مسعود جیسے صحابہ کرام نے یہی سمجھا اور امام ابوحنینہ اور سفیان ثوری وغیرہ ائمہ نے اسی کو اختیار کیا - اور حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت جابر وغیرہ دوسرے بہت سے صحابہ کرام نے اس کے برعکس سمجھا اور حضرت امام شافعی اور امام احمد وغیرہ نے اس کو اختیار کیا اور رائے میں یہ اختلاف بھی صرف فضیلات میں ہوا رفع اور ترک رفع کا جواز سب کے نزدیک مسلم ہے -

غرض طہارت اور نماز کے جملہ احکام زیر نظر کتاب میں احادیث نبوی کے حوالوں اور آن کی مناسب تشریح کے ذریعہ بڑی آسان زبان اور دلچسپ اسلوب میں بیان کئے گئے ہیں - اور جیسا کہ اوپر بتایا ہے - اختلافی مسائل کو حکیمانہ انداز میں پیش کیا گیا ہے - واقعہ یہ ہے کہ آج ان مسائل کو اس شکل میں پیش کرنے کی ضرورت ہے اور محترم ولانا محمد منظور نعمانی نے معارف الحدیث کے اس سلسلے کو مرتقب کر کے اس ضرورت کو بڑے عمدہ طریقے سے پورا کیا ہے - اللہ تعالیٰ انہیں اس دینی خدمت کا بہترین اجر عطا فرمائے

معارف الحدیث کی یہ جلد ۹۲ صفحات پر مشتمل ہے - کتابت ، کاغذ اور طباعت بہت اچھی ہے - اور صحت کا خاص اهتمام کیا گیا ہے - غیر مجلد کی قیمت سات روپیے اور مجلد کی اٹھ روپیے ہے -

ناشر کتب خانہ الفرقان - کچھری روڈ - لکھنؤ (انڈیا)